پروفیسر عزیزاللہ

ملاوٹ کا انسداد اور اسلامی تعلیمات

ملاوٹ "ملانا" سے مشتق ہے۔ یہ لفظ بہ لحاظ گرامر حاصل مصدر ہے جو "ملانا" سے بنا ہے۔ ملاوٹ خالص شئے میں ناخالص اور غیر معیاری شئے کی آمیزش کا نام ہے۔ اس لئے ملاوٹ باہم ملانے کے اس عمل کو کہتے ہیں۔ جس میں نفی اور سلب کا پہلو ہو۔ جہاں تک لفظ ملاوٹ کی ابتدا اور ارتقائی سفر کا تعلق ہے تو یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔ کیوں کہ "ملانا" اور اس جیسے تمام دیگر مصادر سنسکرت سے ہندی اور ہندی سے اردو کے ذخیرہ الفاظ کی زینت بنے ہیں۔

لغوی مفہوم:

وارث ہندی کے بقول: اردو لغت میں اس کے معانی ملونی، آمیزش، آمیختگی، رلاؤ، آلودگی، کھوٹ، چاشنی، پھٹکار، اور شائبہ کے آتے ہیں۔(1)

جب کہ ڈاکٹر عبدالحق نے "ملاوٹ" کے یہ مترادف الفاظ بیان کئے ہیں:Adulteration.'Admixture.' Alloy(2)

عربی لغت میں "ملاوٹ" کے لئے لفظ "غش" استعمال ہوتا ہے اس ضمن میں، ابن منظور "لسان العرب" میں یوں رقم طراز ہیں: "نقیض النصح وھو ماخوذ من الغشش المشرب الکدر"(3)

اصطلاحی مفہوم:

ڈاکٹر تنزیل الرحمان "ملاوٹ" کی قانونی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قانون آمیزش اشیاء کی رو سے کسی شئے میں دوسری شئے اس طرح ملادینا کہ ملی ہوئی شئے محسوس نہ کی جاسکے اور دوسرا شخص دھوکا کھا جائے کہ شئے جو دی جارہی ہے۔ وہی ہے جس کا خریدنا مقصود تھا، در آں حالیکہ وہ اس کے برعکس ہو، قابل سزا جرم ہے"(4) مغربی محققین ایل۔ بی کرزن (5. L.B. Curzon) اور ایے۔وری مینز انسائیکلوپیڈیا(6. Every Mans. Encylopaedia) کے نزدیک زیادہ منافع کے حصول کے لئے کسی چیز میں گھٹیا چیز ملانے یا کسی چیز سے قیمتی چیز نکال لینے کا عمل ہی ملاوٹ ہے۔ جب کہ ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس ۱۹۶۰ء (7) اور امریکہ کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایکٹ(8. Food And Drug Act)میں اور انسائیکلوپیڈیا امریکنا(9. Encyclopaedlia Americana) میں ملاوٹ کی تقریباً ایک جیسی تعریفیں مذکور ہیں۔ البتہ موخرالذکر نے تابکاری سے متاثرہ خوراک و اشیاء کو ملاوٹ شدہ خوراک میں شمار کیا ہے۔(10) نیو کاکسٹن انسائیکلوپیڈیا(The New Caxton Encyclopaedia) نے بھی اشیاء میں گھٹیا اور مضر صحت چیز کی آمیزش کے بعد اسے فروخت کرنے کے لئے پیش کرنے کے عمل کو ملاوٹ قرار دیا ہے۔(11)

استدلالی مفہوم:

ملاوٹ سے مندرجہ ذیل معانی کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ ملاوٹ بمعنی دھوکہ، فراڈ، بددیانتی اور کذب بیانی، ملاوٹ بمعنی کم ناپ تول، ملاوٹ بمعنی ناقص تغذیہ، ملاوٹ بمعنی مضر صحت، ملاوٹ بمعنی بنیادی انسانی حقوق کی پامالی۔

صدر اسلام میں انسداد ملاوٹ:

صدر اسلام میں اس قبیح فعل کو ممنوع قرار دیا گیا۔ آپ ﷺ نے تاجروں کو خبردار کیا کہ "من غش فلیس منا" (12) "جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں"۔ اور حضرت عمرؓ نے تو ملاوٹ شدہ مال کو تلف کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ نے ایک گوالے کا پانی ملا دودھ زمین پر بہا دیا۔ (13)

اسلام نے تجارتی بددیانتی اور کم ناپ تول اور تبخیس اشیاء کی ممانعت کی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ویل للمطففین ہ الذین اذاکتالوا علی الناس یستوفون ہ واذاکالوھم اووزنوھم یخسرون ہ(14)

"خرابی ہے گھٹا کر دینے والوں کے لئے۔ وہ لوگ کہ جب دوسروں سے مال لیں تو پورا پورا لیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں"

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں علامہ ابن جریر طبریؒ آنحضور ﷺ کی ہجرت اور مدینہ تشریف آوری کے وقت وہاں کے لوگوں (تجار) کی تول اور ناپ میں کمی اور بددیانتی کا تذکرہ کیا ہے اور یہی بات علامہ زمخشری سے منقول ہے۔ یعنی اس انتباہ کا پس منظر یہ ہے کہ "جس وقت رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگ ناپنے میں بڑے خبیث تھے۔ (15) اہل مکہ تو اشیاء تول کر فروخت کرتے تھے لیکن اہل مدینہ ناپ کر۔ (16) لین دین میں کمی اور پیمانوں میں نقص عام تھا۔" جب حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابومہینہ کے پاس دو پیمانے تھے۔ ایک اپنے خریدنے کے لئے استعمال کرتا اور دوسرا لوگوں کو اپنی اشیاء فروخت کرنے کے لئے استعمال میں لاتا۔ (17)"

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اس خرابی و فساد کے خاتمے، افراد کی اصلاحِ نفس اور معاشرہ و معیشت کی تطہیر کے لئے حضرت شعیب (علیہ اسلام) کی بعثت کا تذکرہ بطور خاص کرتا ہے۔

ملاوٹ کی تاریخ اور قوم شعیب (علیہ السلام) کی ہلاکت:

ملاوٹ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے تجارت ہے۔ اس وقت سے ملاوٹ ہے۔" زمانہ قدیم سے مشرق، یونان اور روم کے تجار زیادہ منافع کے لئے اعلیٰ شراب میں کم تر اور گھٹیا شراب کی آمیزش کیا کرتے تھے۔" (18) قرآن مجید کے مطابق قومِ شعیب اس جرم میں ملوث تھی۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت کا مقصد دعوتِ توحید کے ساتھ ساتھ ملاوٹ کا انسداد تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

والی مدین اخاھم شعیبا۔۔۔۔۔۔ولا تبخسوا الناس اشیاء ھم ولا تفسدوا فی ألارض بعد اصلاحھا ہ(19)

"اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا۔ انہوں نے کہا۔ اے قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح نشانی آچکی ہے۔ لہذا ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی (خرید کردہ) اشیاء ناقص کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد (اپنے اس ملاوٹ کے عمل سے) فساد برپا نہ کرو۔" یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ناپ اور تول کے بارے میں فرمایا۔ "بلاشبہ تمہیں ایسے دو کاموں کی نگرانی سونپی گئی ہے۔ جن میں کوتاہی کی وجہ سے تم سے پہلے کئی قومیں ہلاک ہو گئیں۔ وہ دو کام ہیں، ناپ اور تول" (20)

اسلام کا قانون تجارت ملاوٹ کے انسداد، ناپ تول میں عدل وقسط سے آگے بڑھ کر احسان کا درس دیتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ ایک دن بازار سے گزر رہے تھے۔ ایک شخص کو دیکھتے ہیں جو پیشہ ور تولا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: "زن وارجح" (21)---------- تول اور جھکتا تول۔

ملاوٹ کے انسداد کے لئے قرآنی انتباہ:

قرآن مجید متعدد مقامات پر ملاوٹ کے انسداد کے لئے انتباہ کرتا ہے کیونکہ اس عمل میں گوناگوں مضر اثرات مضمر ہوتے ہیں، جن سے سٹیٹ اور سوسائیٹی دونوں بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اور جن کے نتیجے میں پوری سوسائیٹی من حیث المجموع بہت سے پیچیدہ امراض کا شکار ہو جاتی ہے۔ ان میں اخلاقی، روحانی اور جسمانی عوارض شامل ہیں۔ ہوس زر، نفرت، بداعتمادی، انتشار و افتراق، تصادم، بے حسی، بے دردی، خوف، رشوت، ناپ تول میں کمی، بے ایمانی، مکروفریب، کذب بیانی، خالص، حلال اور معیاری خوراک کی عدم دستیابی، مضر صحت اشیاء کی فراوانی، لاقانونیت اور خیروشر کے توازن میں بگاڑ ایسے مسائل معاشرے کو گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اس طرح سوسائیٹی کے اندر یکجہتی، استحکام اور امن کی بجائے "فساد فی الارض" بپا ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید بنی نوع انسان کے اندر نفرت کی بجائے محبت، ہوس زر کی بجائے قناعت، انتشار وافتراق کی بجائے اتفاق واتحاد، تصادم کی بجائے تعاون، بے دردی کی بجائے ہمدردی، خوف کی بجائے امن، بے یقینی کی بجائے تیقن، بداعتمادی کی بجائے اعتماد، انتقام کی بجائے عفو و درگزر، ملاوٹ شدہ خوراک کی بجائے خالص، معیاری، حلال اور طیب اشیاء کی فراہمی، ظلم کی بجائے انصاف، ناپ تول میں کمی کی بجائے پورا ناپ تول، بے ایمانی کی بجائے ایمانداری، بدحالی کی بجائے خوشحالی، غرضیکہ پوری زندگی میں کجی اور ٹیڑھی راہ کی بجائے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور تبخیس اشیاء کی ممانعت کرتا ہے۔

عمل تبخیس کی ممانعت:

قرآن مجید کا لفظ "تبخیس" مفہوم کے اعتبار سے بڑی وسعت اور جامعیت کا حامل ہے۔ ملاوٹ کی صورت یقیناً تبخیس میں شامل ہے۔ قرآن مجید اس عمل کو "فساد فی الارض" سے تعبیر کرتا ہے: "ولا تبخسوا الناس اشیاء ھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ہ (22)

"اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔" اسلامی تصور ملکیت کی رو سے کسی فرد کو اپنی ملکیت میں ایسے کسی تصرف کا حق نہیں پہنچتا۔ جس سے دوسروں کو ضرر فاحش پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے تجیس اشیاء کے عمل کو فساد سے تعبیر کیا جو اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے۔ قرآن مجید بار بار کہتا ہے: ان اللہ لایحب الفساد (23) "یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان اللہ لایحب المفسدین (24) "بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" قرآن مجید میں عمل تجیس کی ممانعت کے ساتھ ساتھ ناپ اور تول کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ "واوفوا الکیل والمیزان بالقسط (25) "اور انصاف سے ناپ تول پورا کرو" اس قرآنی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ جلال الدین السیوطی (26) اور علامہ فخر الدین رازی (27) نے اشیاء میں ملاوٹ نہ کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح قرآن مجید کی آیت۔ "ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی اراکم بخیر۔۔۔۔ مفسدین ہ (28) "ناپ اور تول میں کمی نہ کرو، بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور تمہیں ایک گھیر لانے والے دن کی آفت سے ڈراتا ہوں۔ اے قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو چیزیں ناقص کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو"۔

ملاوٹ کے انسداد کے لئے احادیث مبارکہ:

ملاوٹ ایسے قبیح فعل سے مجموعی طور پر پورے معاشرے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ نے بھی لوگوں کو متنبہ فرمایا: "لیس منا من غش" (29) "جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا "من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ (30) "جو کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے گا، اس کو اللہ نقصان پہنچائے گا۔ اور جو کسی کو تکلیف دے گا، اس کو اللہ تکلیف میں مبتلا کرے گا" اسی طرح ملاوٹ کرنے اور مال کے عیب چھپا کر فروخت کرنے والے تجار کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا" ان التجار یبعثون یوم القیمۃ فجاراً الامن اتقی اللہ و برو صدق "(31) "تاجر قیامت کے دن فاجر بن کر اٹھیں گے سوائے اس تاجر کے جس نے اللہ تعالیٰ کا خوف کیا بھلائی کی اور سچ بولا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "من باع عیبا لم یتنبہ لم یزل فی مقت اللہ ولم یزل الملئکۃ تلعنہ (32) "جس کسی نے ایسے عیب کے ساتھ کوئی شئے فروخت کی جس عیب پر اس نے (خریدار کو) آگاہ نہیں کیا تھا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غصے میں رہے گا، یا فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے" آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ایسی چیز فروخت کرے جس میں کوئی نقص ہو اور وہ اس نقص سے آگاہ نہ کرے۔" (33) فی الحقیقت خریدار کو ہر اس عیب سے باخبر کردینا ضروری ہے جس کے علم میں آجانے کے بعد اس کے خریداری کے ارادے میں کسی تبدیلی کا امکان ہو۔

ملاوٹ شدہ خوراک کے مضر اثرات:

ملاوٹ کے سبب خوراک میں نقص غذائیت، جراثیمی آلودگی اور کیمیائی آلودگی واقع ہوتی ہے۔

"ملاوٹ کے سبب خوراک کی غذائیت میں زبردست بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے خوراک نقصِ غذائیت کا شکار ہو جاتی ہے اور یہ نقصِ غذائیت کی حامل خوراک بچوں، بوڑھوں، نوجوانوں، اور عورتوں کے لئے یکساں مضرت کا سبب بنتی ہے۔ جس سے مخلوق خدا کی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے اور کئی ایک پیچیدہ امراض اور تکلیف دہ بیماریاں جنم لیتی ہیں جن میں امراض قلب، امراض اعصاب، امراض عضلات، جلدی امراض، امراض جگر، امراض استخوان، متعدد کینسر، اسہال، ہیضہ، قبض، سوکھے کا مرض، انیمیا، استسقاء لحمی، کساخ، زیرو پتھیلمیا، قے، یرقان، بیری بیری کا مرض، پلاگرہ، مرگی، گلہڑ، ٹائیفائڈ، پتھری، تپ دق، اور خناق کی بیماریاں شامل ہیں۔" ص 13(34)

"مختصراً حادثاتی، وراثتی، نفسیاتی اور ماحولیاتی امراض کے علاوہ بقیہ تمام امراض بالواسطہ یا بلاواسطہ ملاوٹ شدہ خوراک کے استعمال کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔" ص 13(35) "اقوام متحدہ کی تنظیم برائے خوراک و زراعت کی رپورٹ کے مطابق اس صدی کے آخر تک دنیا میں انسٹھ کروڑ انسان بری طرح نقص غذائیت کا شکار ہوں گے" (36)

یہی وجہ ہے کہ ملاوٹ شدہ ماکولات و مشروبات کے استعمال سے پورا معاشرہ اور ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہے۔ ص۔2(37)

مختصراً...... معاشرے سے ملاوٹ اور ایسی ہی دیگر خرابیوں کو دور کرتے ہوئے اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے دو سطح پر جہاد کرنا پڑے گا۔ ایک داخلی جہاد جو تزکیہ نفس کا مرہونِ منت ہو اور دوسرا خارجی جہاد جو فی نفسہ ان قوتوں کے خلاف ہو جو اسلامی معاشرے میں اسلامی مزاج اور روح سے متصادم ہیں۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے جب ملکی قیادت صلاحیت وصالحیت کے ساتھ ساتھ عوام کی تائید یافتہ ہو۔

حواشی

1۔ وارث ہندی، "قاموس مترادفات" ص 1017، اردو سائنس بورڈ 299 اپر مال، لاہور، 1986ء

2۔ عبدالحق، مولوی، ڈاکٹر، "انجمن کی اردو انگریزی لغت" ص 963، انجمن ترقی اردو پاکستان، طبع دوم، مطبوعہ، انجمن پریس، نشتر روڈ کراچی، 1980ء

3۔ ابن منظور الافریقی، المصری، "لسان العرب"، ج 6 ص 323 نشر ادب الحوزۃ قم ایران 1405ھ

4۔ تنزیل الرحمان، ڈاکٹر جسٹس، "قانونی لغت انگریزی۔ اردو"، ص 43، 1983ء مغربی پاکستان اردو اکیڈمی بہ اشتراک مکتبہ خیابان ادب 39۔ چمبرلین روڈ، لاہور اردو نگر، شاہراہ ملتان، لاہور۔ طابع۔ جدید اردو ٹائپ پریس

5- Curzon L.B. "A Dictionary of law" p-10 1979. Macdonald and Evan Ltd. Richard clay, (The Chaucer Press) Ltd. Bungay- Suffolk

6- Every Man,s Encyclopaedia Vol.1 4th edition. J.M. Dent and Sons Ltd. London.

7- Khan A.k. Abid S.A. "Manual of Food Laws" P-111 Muttaqi Printers Lahore

1992. Kausar Brothers. 1- Turner road Near High Court Lahore.
8-Frazier W.C., Westhoff D.C. "Food Microbiology" p-554-555 1988 3rd edition , Tata Mc Graw-Hill publishing Company Ltd. New Delhi.
9- "The Encyclopedia Americana" Vol. 1, p- 191 First published in 1829. garolier incorporated
10- Ibid
11- The New Caxton Encyclopedia vol.1 p-50. 1969 the Caxton publishing Company, Division of International Learning System Corporation Ltd. London.
12۔ مسلم بن حجاج القشیری، "الجامع الصحیح" ج ا ص 70 وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان اسلام آباد 1985ء
13۔ الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، "نیل الاوطار" ج 2۔ ص 181
14۔ القرآن الکریم، 83:1۔3
15۔ الطبری، ابی جعفر محمد بن جریر، "جامع البیان" ج 15 ص 90۔91
16 ۔ الزمخشری، ابی قاسم محمود بن عمر الخوارزمی، "الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجہ التاویل" ج 6 ص 216۔217
17۔ ایضاً
18 . Every Man's Encyclopaedia, "P.86, 4th Edition, J.M. Dent and Sons Ltd.
19۔ القرآن الکریم 85:7
20۔ التبریزی۔ ولی الدین الشیخ العمری، "مشکوٰۃ المصابیح" ص 250۔ سعید ایچ۔ ایم۔ کیمنی ادب منزل کراچی 1391ھ
21۔ التبریزی۔ ولی الدین الشیخ العمری، مشکوٰۃ المصابیح"، ص 253
22۔ القرآن الکریم 85:11
23۔ القرآن الکریم 205:2
24۔ القرآن الکریم 77:28
25۔ القرآن الکریم، ۶:۱۵۲
26۔ السیوطی، جلال لدین عبد الرحمن بن ابی بکر "الدر لمنثور فی التفسیر بالماثور" ج ۳، ص ۳۸۴۔ ۳۸۵ دار الفکر، بیروت لبنان الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸ء
27۔ الرازی، فخر الدین محمد بن الحسین بن الحسن، "التفسیر الکبیر" ج ۱۳، ص ۲۳۴
28۔ القرآن الکریم ۱۱:۸۴۔۸۵
29۔ مسلم بن حجاج الکشیری، "الجامع الصحیح"، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۷۰، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔
30۔ الترمذی، محمد بن عیسٰی، "جامع ترمذی"۔ ج 2 ص 16 وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد، پاکستان، 1405ھ 1985ء
31۔ الترمذی، محمد بن عیسٰی "جامع ترمذی" ج ا، ص 145 وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد، پاکستان 1405ھ 1985ء
32۔ ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی "السنن ابن ماجہ" ص 163
33۔ الحاکم ابو عبد اللہ "المستدرک علی الصحیحین" ج ۲، ص ۸، دار الفکر بیروت لبنان ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء
34۔ عزیز اللہ، ملاوٹ کا انسداد اور اسلامی قوانین تاریخی و تحقیقی مطالعہ ص ۱۳، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۷ء
35۔ ایضاً
36. World Health Organization " Our planet our health P. 65 W.H.O, Geneva, 1992
37۔ عزیز اللہ، "ملاوٹ کا انسداد اور اسلامی قوانین تاریخی و تحقیقی مطالعہ" ص ۲، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۷ء